پاکستان میں موضوعی تفسیر کی روایت: عبدالرؤف ملک کی مضامینِ قرآن کا خصوصی مطالعہ

The Tradition of Thematic Interpretation in Pakistan: A Special Study of Abdul Rauf Malik's "Mazāmīn-e-Qur'ān"

Muhammad Riaz [1]
Dr.Muhammad Feroz Udin Shah [2]
Dr. Muhammad Haroon [3]

Abstract

Thematic interpretation of the Holy Quran is a new interpretative approach in the light of Islamic teachings, which encompasses numerous benefits. Among these, the most significant advantage is facilitating understanding of the Quran for the general populace. Through this approach, comprehending the Quran becomes easier. Considering the importance of this approach, scholars have been accumulating a wealth of knowledge in their respective styles since ancient times. However, in the present era, numerous books have been written on this subject separately. Undoubtedly, the efforts of contemporary Arab researchers in this field are commendable. Many scholars in Pakistan have also showcased their greatness, either by writing brief or lengthy books, thereby demonstrating their capabilities for Quranic comprehension. Among these, "*Mazāmīn-e-Qur'ān*" stands out as a concise yet comprehensive text. It presents various Quranic topics with great importance, in an easy and simple manner. Although this book has presented the Quranic topics with great effort and diligence, it has not been able to maintain its style consistently in many places, which has led to considerable criticism. Many areas requiring detailed explanation have not been addressed as per the demand, as highlighted in the article.

Keywords: *Thematic interpretation, Islamic teachings, contemporary Arab researchers, Mazameen-e-Quran*

دینِ اسلام میں قرآنِ کریم کو ایک کامل ہدایت نامہ اور زندگی کی رہنمائی کے لیے ایک کامل اسوہ قرار دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کی تفسیر اور سمجھ کی ضرورت ہر مسلمان کے لیے اہم ہے، موضوعی تفسیر ایک اہم علمی زینہ ہے ، جس کے ذریعے قرآن مجید کے مخصوص موضوعات پر غور و فکر کیا جاتا ہے۔ موضوعی تفسیر میں قرآن مجید کی آیات کو موضوع کے مطابق اکٹھا کیا جاتا ہے، یا ایک موضوع سے متعلق آیات کی تفسیر یکجا کر دی جاتی ہے، جس سے قاری کے لیے اس موضوع سے متعلق دیگر آیات اور ان کی تفسیر سے آگہی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ تفسیری اسلوب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک نیا منہج ہے جس سے بہت سارے فوائد و ثمرات حاصل ہوتے ہیں: مثال کے طور پر موضوعی تفسیر پاکستان کے نظامِ تعلیم کے لیے بہت زیادہ مفید ثابت سکتا ہے، اس سے مخصوص دینی موضوعات پر زیادہ توجہ دینے

[1]. Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha

[2]. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha

[3]. Assistant Professor, Govt. Associate College 75 SB Sargodha

والے درسی منصوبے تشکیل دیے جاسکتے ہیں، جو قرآن فہمی میں طلباء کے لیے ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ تفسیری اسلوب پاکستان کے سماج کے لیے بہت زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے کہ اس سے عوام کی روحانیت اور اخلاقی اقدار پر بہت گہرا اثر پڑ سکتا ہے؛ جو ان کی فکری اور عملی زندگی میں نکھار پیدا کر سکتا ہے، مزید برآں مذہبی امور اور اہل فتوی کے لیے بھی یہ اسلوب بہت اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے کہ مختلف مفسرین کی موضوعی تفسیر کی بناء پر مختلف فتاوی منصۂ شہود پر آسکتے ہیں، جو سماجی زندگی میں سہولت کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

موضوعی تفسیر کی اہمیت کے پیش نظر قدیم وجدید مفسرین نے اپنے اپنے اسالیب کی روشنی میں بہت سارا علمی ذخیرہ جمع کیا ہے، جس سے آج تک استفادہ کیا جارہا ہے، بالخصوص معاصر عرب محققین کی طرف سے بہت سی کاوشیں منصہ شہود پر آچکی ہیں، جس سے نہ صرف اہل علم مستفید ہورہے ہیں بلکہ اس کے گہرے اثرات عوام پر بھی مرتب ہورہے ہیں۔ دیگر مسلم ممالک کی طرح پاکستان میں بھی اس موضوع پر کافی عرصے سے مختلف اسالیب سے تحقیقی مواد پیش کیا جارہا ہے، بہت سارے مفسرین نے اپنی اپنی تفسیر میں مختلف موضوعاتِ قرآنی کو یکجا کر دیا ہے، جب کہ بعض حضرات نے موضوعی تفسیر کو بیان کرنے کے لیے الگ الگ کتابیں لکھ دی ہیں۔ ان میں کچھ کا شمار مطولات میں ہوتا ہے جیسا کہ ڈاکٹر طاہر القادری کی قرآنی انسائیکلوپیڈیا جب کہ مختصر اور جامع ترین کتابوں میں تعلیمات قرآن از حکیم عبدالحمید مرزا، ایم اے، ناشر ادارہ اصلاح و تبلیغ لاہور، ۱۹۴۲ء، بڑے سائز کے ۲۶۸ صفحات پر سورۃ کی ابتداء میں اس کا خلاصہ بھی ہے اور جابجا حاشیہ پر عنوانات لگے ہوئے ہیں۔ مفہوم القرآن چھوٹے سائز کی مختصر سی کتاب ہے جسے خلاصہ کا بھی خلاصہ کہنا چاہیے۔ عساکر پاکستان راولپنڈی۔ خلاصہ مطالب قرآن از جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن صاحب، ناشر مطبوعات حرمت راولپنڈی، دسمبر ۱۹۸۱ء، پارہ اور سورۃ کے تحت کسی عنوان کے بغیر مسلسل عبارت ہے۔ البتہ ابتدائی صفحات میں اس کے خلاصے کا خلاصہ چند سطور میں دیا گیا ہے۔ یہ کتاب پاک مسلم اکیڈمی لاہور سے ۱۹۸۴ء میں ۴۰۰ صفحات میں شائع ہوئی۔ کتاب کے شروع میں ایک مختصر مقدمہ ہے جو حافظ نذیر احمد کی طرف سے لکھا گیا ہے۔ جس میں اس کتاب کی تالیف کا سبب بھی مذکور ہے۔ "خلاصۃ القرآن "ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کی طرف فروری ۲۰۲۱ء میں ۴۱۴ صفحات میں شائع ہوئی۔ اس کے مؤلف کا نام پیر محمد فاروق بہاؤ الحق شاہ ہیں جو کہ پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کے بیٹے ہیں۔ مذکورہ کتاب دراصل پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ کی "ضیاء القرآن" کے مضامین کا خلاصہ ہے۔ کتاب کے آغاز میں ایک جامع مقدمہ ہے جس میں مؤلف ممدوح نے کتاب ہذا کی تصنیف کا سبب ذکر کیا ہے۔

منشور قرآن از عبدالحکیم ملک ایک سہ لسانی اشاریہ ابجدی ہے، جس میں قرآن حکیم کی مختلف آیات سے مستنبط ہونے والے مضامین کو مرکزی عنوانات کے تحت یکجا کر دیا گیا ہے اس میں قاری کو کسی بھی موضوع کے متعلق آیات اس عنوان کے تحت ایک ہی جگہ بہ آسانی مل سکتی ہیں۔ مؤلف نے اپنی طرف سے کسی قسم کی توضیح واضافہ نہیں فرمایا سوائے ترجمہ اور آیات کو ان کے مناسب مضامین کے حوالے سے عنوانات کے تحت ذکر کیا ہے۔ مؤلف نے خود یہ بات اپنی کتاب کی ابتداء میں "حرف آغاز" میں اس کا تذکرہ یوں کیا ہے:

> "منشور قران میں اپنی طرف سے میں نے نہ کوئی بات شامل کی ہے اور نہ ہی کسی موضوع پر بحث بلکہ جو کچھ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور جس طرح میں اپنی دانست میں اسے سمجھ سکا ہوں اس طرح میں نے آیات قرآنی کو مختلف مضامین کے تحت اکٹھا کر کے محض ترتیب دے دی ہے۔"[4]

---

[4]۔ عبدالحکیم ملک، منشور القرآن، لاہور: اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن، ۲۰۰۰ء، ص: ۱۹۔
Abdul Hakim Malik, Manshūr al Qur'ān, Lahore: Islamic Research Foundation, 2000, p.19

اب تک یہ کتاب دو ایڈیشن میں شائع ہو چکی ہے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۹۶ء میں اور دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۰ء میں منظر عام پر آیا دوسرے ایڈیشن میں ابواب، مرکزی عنوانات اور حوالہ جات کا اضافہ کیا گیا جس سے کتاب کی ضخامت میں تقریبا ۵۰۰ صفحات کا اضافہ ہوا۔ قرآنی موضوعات کے حوالے سے مولانا ابو بکر صدیق مد ظلہم کی کتاب **"قرآن کریم کا موضوعاتی مطالعہ"** میں نہایت احسن انداز سے قرآنی مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے قرآن کریم کے مختلف مضامین کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مجموعی عنوان قائم کرتے ہیں اور اس کے تحت مختلف موضوعات کو ذکر کر دیتے ہیں۔ آخر کتاب میں "قصص و واقعات" کے نام سے الگ عنوان کے تحت قرآن کریم کی مختلف آیات میں بیان ہونے والے اجمالی و تفصیلی واقعات کو ایک جگہ ذکر کرتے ہیں اور اختتام کتاب قرآنی دعاؤں کا عنوان لگا کر فرماتے ہیں۔ پاکستان میں مضامین قرآن پر لکھی گئی کتب میں سے ایک کتاب "مضامین قرآن" بھی ہے، جسے عبدالرؤف ملک نے تالیف فرمایا ہے؛ کتاب ہذا اپنے اسلوب کے اعتبار سے بہت سہل اور آسان ہے، جسے ایک عام قاری بھی بہت عمدگی سے سمجھ سکتا ہے۔ ذیل میں اسی کتاب کا اسلوب تفصیل سے پیش کیا جاتا ہے:

خلاصۂ مضامینِ قرآن کا تعارف و اسلوب

یہ کتاب مولانا ملک عبدالرؤف صاحب کی تالیف ہے؛ جس پر نظر ثانی کا اعزاز حافظ نذیر احمد صاحب کو ملا ہے۔ کتاب کا مقدمہ انتہائی مختصر اور عمدہ ہے، مقدمہ میں عام مسلمانوں کے لیے مضامین قرآن کی اہمیت کا بیان ہے، نیز مضامین قرآن پر اردو زبان میں اس سے پہلے کن کن حضرات نے مساعی کی ہیں ان کا بھی کچھ تذکرہ کیا گیا ہے۔

سببِ تالیف

مقدمہ کتاب میں حافظ نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مولانا عبدالرؤف صاحب نے رمضان المبارک میں تراویح کے بعد تلاوت کی جانے والی آیات کا خلاصہ بیان کرنا شروع کیا جو بے حد مقبول ہوا؛ جس کے بعد داعیہ پیدا ہوا کہ قرآن مجید کے مختلف مضامین کو کتابی شکل میں شائع ہونا چاہیے۔ اسی باب کی پیش نظر قرآن کریم کے مختلف مضامین کو کتابی شکل میں کر دیا گیا۔[5]

منہج و اسلوب:

کتاب ہذا میں قرآن مجید کی تمام سورتوں میں آنے والے مختلف مضامین کو بڑے واضح عنوان کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، اس پر مستزاد یہ کہ ہر سورت کے آغاز میں مختصرا اس سورت کے مرکزی مضمون یا مضامین کی طرف بھی رہنمائی فرماتے ہیں اور کہیں کہیں اس سورت کے زمانۂ نزول کی طرف بھی اشارہ کر دیتے ہیں۔ پھر ہر سورت کے جتنے رکوع ہیں ہر ہر رکوع میں پائے جانے والے مضامین بھی بیان کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تاہم پوری کتاب میں قرآنی آیات اور ترجمہ موجود نہیں ہے جیسا کہ بعض حضرات جیسا کہ مولانا وحید الدین خان وغیرہ نے اسلوب اختیار فرمایا ہے کہ قرآنی آیات، پھر ان کا ترجمہ اور پھر حاشیہ میں ان آیات کے مضامین کو مختصرا بیان کرتے ہیں۔ مولف کتاب ھذا نے کسی جگہ بھی قرآنی آیات کو پیش نہیں کیا اور نہ ہی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے نظر آئے ہیں۔ مضامین قرآن کے تذکرہ میں کہیں بھی کسی تفسیر یا کسی حدیث کی کتاب کا حوالہ نہیں ملتا؛ تاہم انداز بیان بہت آسان ہے کہ ایک عام قاری کو کسی مضمون کے سمجھنے میں

5۔ مولانا عبدالرؤف ملک، خلاصہ مضامین قرآن، مقدمہ، لاہور: پاک مسلم اکیڈمی، ۱۹۸۴ء، ص۹۔

Moulana Abdul Rauf Malik, *Khulāsah Mazāmīn Qur'ān*, Lahore: Pak Muslim Academy, 1984, p.9

کسی قسم کی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر ہر پارے کا بھی الگ سے لحاظ کیا گیا ہے۔ بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ کہ قرآن مجید کی آیات کا سلیس زبان میں ترجمہ کیا جارہا ہے اور ساتھ ساتھ واقعات کی نشاندہی بھی کی جارہی ہے۔ ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ تمام مضامین کو بہت مختصر بیان کرتے ہیں، شان نزول یا دیگر علمی ابحاث کا تذکرہ نہیں کرتے۔ سورۃ میں پائے جانے والے مضامین کو ایک جلی عنوان کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

سورتوں کا آغاز اور ان کے مرکزی مضامین

اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ سورتوں کے آغاز میں اس سورۃ کا مرکزی مضمون بھی بیان کر دیتے ہیں اور کہیں کہیں اس سورۃ کا زمانہ بھی ذکر کر دیتے ہیں جو ایک قاری کے لیے بڑی دلچسپی کا باعث ہوتا ہے؛ مثال کے طور پر سورہ البقرہ کے آغاز میں لکھتے ہیں:

> "یہ قرآن کریم کی سب سے طویل سورۃ ہے؛ اس میں متعدد احکام و مسائل ہیں۔ خلاصہ ہے: اعلان خلافت کبریٰ اور یہود کو دعوت ایمان۔"[6]

اسی طرح سورۃ آل عمران کا آغاز یوں کرتے ہیں:

> "اس سورۃٔ مبارکہ میں متعدد مضامین ہیں؛ نصاری کا ذکر اور انہیں دعوتِ اسلام اس کا خاص موضوع ہے، اس کے علاوہ مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی تلقین، غزوہ احد کے چند واقعات، اور راہِ حق میں شہادت کے درجہ بیان ہوا ہے۔"[7]

اسی طرح سورۃ النساء کے آغاز میں اس کے مضامین کو یوں بیان فرمایا ہے:

> "سورۃ کے نام سے ظاہر ہے کہ اس سورۃ کا زیادہ حصہ خواتین کے مسائل پر مشتمل ہے اس کے علاوہ دوسرے متعدد مضامین مذکور ہوئے ہیں، خصوصا جہاد و قتال اور اس سے متعلقہ احکام وغیرہ۔"[8]

سورۃ المائدہ کے مرکزی مضامین بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "اس سورۃ مبارکہ کا موضوع اصلاح عرب اور خطاب بہ نصاری ہے اور مجوس کو دعوت حق ہے، حلال و حرام کے مسائل اور دوسرے اوامر ونواہی کے ذریعہ احکامِ الٰہی کی اطاعت کی طرف خاص طور سے توجہ دلائی گئی ہے۔"[9]

سابقہ سورتوں کے مضامین کے ساتھ تقابل

بعض اوقات کسی سورۃ کے آغاز میں جب اس کے مضامین کا تذکرہ کرتے ہیں تو ساتھ ہی سابقہ سورتوں کے مضامین کے ساتھ تقابل بھی پیش کر دیتے ہیں جو ایک عام قاری کے لیے دلچسپی کا باعث بنتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سورۃ الاعراف کے شروع میں اس طرح کا اسلوب اختیار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، لکھتے ہیں:

6۔ مولانا عبدالرؤف ملک، خلاصہ مضامین قرآن، ص: ۲۶۔

Moulana Abdul Rauf Malik, *Khulāsah Mazāmīn Qur'ān*, p.26

7۔ ایضاً، ص: ۶۳۔ ibid, p.63

8۔ ایضاً، ص: ۷۹۔ ibid, p.79

9۔ ایضاً، ص: ۹۶۔ ibid, p.96

"سورۃ البقرۃ میں یہود کو دعوتِ حق دی گئی تھی، ضمناً نصاریٰ سے خطاب تھا،آل عمران میں نصاری کو توحید کی دعوت دی گئی، ضمناً یہود سے خطاب ہوا، سورۃ النساء میں اصلاح معاشرہ اور المائدہ میں عربوں کی اصلاح پیش نظر تھی،الانعام میں اصلاح عرب،اصلاح مجوس اور دیگر مضامین تھے،الاعراف میں بقیہ اقوام عالم کو دعوت الی القرآن دی جارہی ہے۔"[10]

اس کی ایک اور مثال سورۃ الفرقان سے ملتی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

"پہلی سورۃ النور میں دعوت الی النور تھی،اس سورۃ الفرقان میں اتباع نور کی روکاوٹوں کا علاج بتلایا جارہا ہے جن لوگوں کو توحید الہی، قرآن حکیم اور رسالت پر شک ہے ان کے شکوں کو ازالہ بھی اس سورۃ کا موضوع ہے۔"[11]

مرکزی مضامین کے ساتھ زمانۂ نزول کا تذکرہ

بعض اوقات کسی سورۃ کے آغاز میں اس کے مرکزی مضامین کے تذکرہ کے ضمن میں اس سورۃ کے زمانۂ نزول کا ذکر بھی کردیتے ہیں، جس سے اس سورۃ کے مضامین کے جاننے میں مزید وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ التوبہ کے شروع میں لکھتے ہیں:

"اس سورۃ مبارکہ کا زمانہ نزول بیشتر 9ھ فتح مکہ کے بعد کا ہے،اس میں جہاد و قتال کے بعد کے مسائل کا ذکر ہے،مکہ و مدینہ کے حرمین شریفین کو کفار کے ناپاک وجود سے پاک کیے جانے کا بطور خاص اعلان ہوا ہے،راہ حق کے غازیوں اور شہیدوں کے درجات کا ذکر ہے۔"[12]

اسی طرح سورۃ طہ کے آغاز میں لکھتے ہیں:

"یہ سورۃ مکہ مکرمہ سورۃ مریم کے بعد نازل ہوئی،اس وقت درودیوار سب دشمن تھے،اس سورۃ میں اول تا آخر تسلی وتشفی کا پیغام ہے،اور مختلف عقائد واعمال مذکور ہوئے ہیں۔"[13]

زمانہ نزول کے ساتھ ساتھ وقت کی تعیین

بعض اوقات کسی سورۃ کے مضامین کے ذکر میں جہاں اس کے زمانۂ نزول کا ذکر کرتے ہیں تو وہیں زمانے کی تعیین کرتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں جس کی مثال سورۃ الانبیاء سے ملتی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"نبیوں کے نام کے ساتھ موسوم یہ سورۃ ہجرت سے قبل مکہ مکرمہ کے آخری دور میں نازل ہوئی، سورۃ کی ابتداء، درمیان اور آخر میں یہ اعلان ہوا ہے کہ حساب کا وقت قریب آگیا ہے، ضروری ہے کہ فیصلہ کن معاملہ ظہور میں

[10]۔ مولانا عبدالرؤف ملک، خلاصہ مضامین قرآن، ص:۱۱۸۔

Moulana Abdul Rauf Malik, *Khulāsah Mazāmīn Qur'ān*, p.118

[11]۔ ایضاً، ص:۲۳۹۔

ibid, p.239

[12]۔ ایضاً، ص:۱۴۱۔

ibid, p.141

[13]۔ ایضاً، ص:۲۲۵۔

ibid, p.225

آجائے، انبیاء کا مذاق اڑانے والوں کو اپنے انجام اور حق کی فتح کو فراموش نہ کرنا چاہیے۔"[14]

مضامین سورۃ اور اخذ نتائج

بعض اوقات کسی سورۃ کے شروع میں مضامین کے تذکرے میں اس سے حاصل ہونے والے نتائج کا بھی ذکر کرتے ہیں، چنانچہ سورہ یوسف کے شروع میں لکھتے ہیں:

"اس سورۃ مبارکہ میں حضرت یوسفؑ کی عبرت انگیز داستان حیات اور تعلیمات کا تذکرہ ہے۔ان واقعات کی روشنی میں گویا نبی کریم ﷺ کو بتلایا گیا ہے کہ عنقریب کفارِ مکہ مجبور ہو کر آپ ﷺ کے سامنے پیش ہوں گے جیسے حضرت یوسفؑ کے بھائی عاجز ہو کر ان کے حضور ہوئے تھے۔"[15]

مضامین سورۃ بطور امثلہ

کسی سورۃ کے مضامین کو بڑے نفیس طریقے سے بیان کرتے ہیں کہ قاری کے لیے بڑی سہولت اور دلچسپی کا سامان پیدا ہوتا ہے، مثال کے طور پر سورۃ الکہف کے مضامین کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس سورۃ مبارکہ میں چار قسم کی زندگی کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ادنی درجہ کے دیندار (اصحاب کہف) ادنی درجہ کے دنیادار (اصحاب الجنتین) اعلی درجہ کے دین دار (حضرت موسیٰؑ) اور پرلے درجے کے دنیادار (ذوالقرنین)۔"[16]

سورتوں کے اسماء کی توضیح

بعض اوقات کسی سورۃ کے آغاز میں ان کے نام کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں، جیسا کہ سورۃ النمل میں کیا ہے لکھتے ہیں:

"نمل کے معنی چیونٹی کے ہیں، اس سورۃ میں چیونٹیوں کی زبانی درس عبرت دیا گیا ہے۔ عنوان توحید خالص کی دعوت ہے اس ضمن میں حضرت موسیٰ، حضرت داود، حضرت سلیمان، حضرت صالح اور حضرت لوط علیہم السلام اور ان کی مشترک دعوتِ توحید کا ذکر ہے۔"[17]

مقالہ نگار کی رائے

مقالہ نگار کی رائے کے مطابق مؤلف کتاب جب سورتوں کے آغاز میں مضامین سورۃ کی طرف انتہائی اختصار کے ساتھ رہنمائی کرتے ہیں، لیکن اس اختصار میں جامعیت والا پہلو پیش نظر نہیں رکھا گیا، مناسب یہ تھا کہ اختصار کے ساتھ جامعیت کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا، اور سورتوں میں پائے جانے والے اہم مضامین کا بھی تذکرہ آجاتا۔ مثال کے طور پر جن سورتوں کا آغاز حروف مقطعات سے ہو رہا ہے

---

[14]۔ مولانا عبدالرؤف ملک، خلاصہ مضامین قرآن، ص: ۲۲۰۔

Moulana Abdul Rauf Malik, *Khulāsah Mazāmīn Qur'ān*, p.26

[15]۔ ایضاً، ص: ۱۶۶۔

ibid, p.166

[16]۔ ایضاً، ص: ۲۰۴۔

ibid, p.204

[17]۔ ایضاً، ص: ۲۴۹۔

ibid, p.249

، مناسب تھا کہ اس سورۃ کے دیگر اہم مضامین کے ساتھ ساتھ کسی ایک سورۃ کے شروع میں حروف مقطعات کے حوالے سے بھی کچھ وضاحت ہو جاتی تو ایک قاری کے لیے بڑی دلچسپی کا باعث ہوتا۔ اسی طرح سورۃ یوسف میں دیگر اہم مضامین کے علاوہ خوابوں کی تعبیر بھی ایک اہم مضمون تھا، مؤلف کتاب کو چاہیے تھا کہ اس اہم موضوع کی طرف بھی مختصر راہنمائی کردیتے، اسی طرح بعض سورتوں کے اسماء کا اپنا ایک خاص معنی ہے، مثلاً نحل کے معنی شہد کی مکھی، بقرۃ کے معنی گائے، مجادلہ کے معنی جھگڑا کرنا، عنکبوت کے معنی مکڑی کا جالا وغیرہ۔ مؤلف کتاب نے اپنی پوری کتاب میں سوائے سورۃ نمل کے باقی کسی اور جگہ پر کسی سورۃ کے معنی کی توضیح نہیں کی، مناسب تھا کہ نمل کے علاوہ بھی جہاں کسی سورۃ کا اپنا خاص معنی ہوتا تو اسے بھی ذکر کردیا جاتا، تاکہ قاری کے لیے زیادہ معلومات فراہم ہو سکتی۔

سورتوں کے مضامین میں مؤلف کا اسلوب

مؤلف کتاب نے اپنی پوری کتاب میں ہر ہر سورۃ کو سامنے رکھ کر اس کے ہر ہر رکوع کے مضامین کو الگ الگ عنوان سے بیان فرمایا ہے جو کہ اس کتاب کا سب سے بہترین طریقہ کار ہے بلکہ مضامین قرآن کے حوالے سے ہمیں جتنا بھی مواد ملتا ہے اس میں سب سے زیادہ سہل انداز اسی کتاب کا معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں پوری قرآن مجید کی ترتیب کو سامنے رکھ کر ہر رکوع اور پارے کا خیال کیا گیا ہے، پڑھنے والے کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا وہ قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھ رہا ہے اور ساتھ ساتھ اس کے مضامین سے بھی واقفیت حاصل کرتا جارہا ہے، جب کہ بعض کتب میں صرف مضامین قرآن پر ہی اکتفا کیا گیا ہے نہ تو سورتوں کی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے اور نہ ہی پاروں کی ترتیب ملحوظ خاطر رکھی گئی ہے۔ تاہم کتاب ھذا میں بہت سارے تسامحات بھی پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں نمونے کے طور پر چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں، جس سے ان کے اسلوب کی جانچ ہو سکتی ہے، جس کے بعد میں چند تسامحات کی مثالیں بھی پیش کی جائیں گی۔

سورۃ بقرۃ کے آغاز میں متقین کی صفات کا تذکرہ

سورۃ بقرۃ کے شروع میں متقین کی صفات کو نمبر وار ذکر کیا ہے اور اورایک جلی عنوان دیا ہے: صفات مومن اور کفار کی خصوصیات۔ اس کے ضمن میں پہلے متقی کا ترجمہ کیا ہے پھر ان پانچ صفات کا تذکرہ کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے متقین کی صفات قرار دیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

> "بلاشبہ یہ کتاب الٰہی ہے، اللہ سے ڈرے والے ان انسانوں پر دنیا اور آخرت کی کامیابی اور سعادتوں کی راہ کھولنے والی ہے جو سعادت مند ان پانچ صفات کے حامل ہیں۔ بیدار ضمیر جو بن دیکھی حقیقتوں کو کتاب حق کی راہنمائی کے مطابق مانتے ہیں۔"[18]

سورۃ بقرۃ میں بنی اسرائیل کی تاریخی حیثیت کے حوالے سے مختلف عنوانات کے تحت مختصراً واقعات کی طرف اشارہ کیا ہے جس سے قاری کو بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی، اللہ تعالیٰ سے کے گئے وعدوں اور مواثیق کی خلاف ورزی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور نعمتوں میں اضافہ اور قوم نبی اسرائیل کی ناشکری، فرعون کے ظلم وستم اور بنی اسرائیل کی مظلومیت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر معجزات کا ظہور اور قوم کی نافرمانی، اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے سب سے بڑا احسان فرعون کو غرق کرنا اور بنی اسرائیل کو پار کروادینا، پھر بنی اسرائیل کا بچھڑے کی عبادت کرنا اور اس پر ان کے قتل کا حکم جاری ہونا، بنی اسرائیل کے علاقے میں کسی مقتول شخص کے قتل کے بعد

18۔ مولانا عبدالرؤف ملک، خلاصہ مضامین قرآن، ص: ۲۶۔

Moulana Abdul Rauf Malik, *Khulāsah Mazāmīn Qur'ān*, p.26

قاتل کے بارے میں معلومات کے حصول کے لیے گائے کے ذبح کا حکم اور بنی اسرائیل کا لیت ولعل کرنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کسی کتاب کا مطالبہ کرنا وغیرہ ان تمام واقعات کو بہت جامع انداز سے بیان فرمایا ہے۔ انہی واقعات میں سے ایک اہم واقعہ بنی اسرائیل سے میثاق کا ہے جس کے تذکرہ کے لیے بہت خوب صورت عنوان لگایا ہے اور اس کے ضمن میں اس میثاق کی بھی توضیح کی ہے۔

میثاق بنی اسرائیل اور ان کی عہد شکنی

اس عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

> " میثاق بنی اسرائیل کی بڑی بڑی باتیں یہ تھیں: اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، اور عام لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا، نماز قائم کرنا، اور زکوۃ ادا کرنا۔ مگر یہ لوگ سب کچھ اقرار کر لینے کے باوجود اللہ کی نافرمانیوں میں مشغول رہے۔" [19]

شراب، جوئے اور مشرکین سے نکاح کی مناہی

سورۃ البقرہ میں شراب، جوئے اور مشرکین سے نکاح کی حرمت کے بارے میں بہت عمدہ عنوان باندھا ہے لیکن اس عنوان کے تحت کوئی خاص اور واضح بات نہیں لکھی، صرف آیات کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، جس سے قاری ایک الجھن کا شکار ہو سکتا ہے، کیونکہ عنوان سے تو یہ پتہ لگ رہا ہے کہ مؤلف اب شراب اور جوئے کے بارے میں کئی وضاحت کریں گے لیکن اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھا گیا۔ چنانچہ مذکورہ عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

> "ایمان والو! مشرک حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنے پر بہت معترض ہیں ان کو بتاو کہ ان مہینوں میں جنگ کرنا واقعی گنا کی بات ہے مگر راہ حق سے روکنا اور اللہ کا انکار کرنا، اور اللہ کے بندوں کو مسجد حرام سے روکنا اور حرم کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا جرم ہے۔" [20]

قاری مذکورہ عنوان میں اپنا مدعا ڈھونڈنے کی کوشش کرے گا کہ شراب اور جوئے کا تذکرہ کہاں پر کیا گیا ہے جب کہ شراب اور جوئے کا آخر میں مختصر ذکر کر کے دوسرے مضمون کی شروع کر دیا گیا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو پوری کتاب میں ایسا ہی نظر آتا ہے کہ عنوان بہت ہی اعلیٰ اور شاندار ہے لیکن اس کے تحت مطلوبہ بات احسن انداز سے نہیں لکھی گئی اور محض ترجمہ کر کے بات آگے چلا دی گئی ہے۔

سود اور مقروض کے احکام

سورۃ البقرۃ کے آخر میں سود کی حرمت اور مقروض کے ساتھ نرمی برتنے کا تذکرہ ہے اس مضمون کو ایک جلی عنوان کے ساتھ لکھتے ہیں:

> "سود حرام ہے اور مقروض سے نرمی کرو۔ پھر مذکورہ عنوان کے تحت لکھتے ہیں: دن رات کھلے چھپے خرچ کرنے والے اللہ کے ہاں بڑے اجر کے مستحق ہیں، مگر سودی کاروبار کرنے والے اللہ جل شانہ کی گرفت سے نہ بچ سکیں گے، روز آخرت ان کی حالت مرگی کے روگی جیسی ہوگی، کیونکہ یہ ظالم سود کو تجارت بتاتے تھے، حالانکہ سود حرام ہے۔" [21]

---

[19] مولانا عبدالرؤف ملک، خلاصہ مضامین قرآن، ص: ۳۳

Moulana Abdul Rauf Malik, *Khulāsah Mazāmīn Qur'ān*, p.33

[20] ایضاً، ص: ۵۰۔ ibid, p.50

[21] ایضاً، ص: ۶۱۔ ibid, p.61

مقالہ نگار کی رائے

مذکورہ عنوان بھی بہت عمدہ اور اعلی باندھا ہے لیکن اس کے تحت ہونے والی گفتگو اس انداز کی مدلل نہیں ہے، اگر سود کی حرمت پر دیگر قرآنی آیات اور پھر احادیث سے استدلال ہو جاتا اگرچہ ایک آدھ ہی سہی، تو بات بہت زیادہ وزنی ہو جاتی۔

رمضان کے روزوں کے فضائل

مؤلف کتاب نے رمضان کے روزوں کے سلسلے میں صرف اور صرف قرآنی آیت کے ترجمے پر اکتفا کیا ہے، اسی طرح اس مضمون کے عنوان میں 'روزہ کی برکات'[22] بھی شامل ہے، لیکن مذکورہ مضمون کے تحت کسی بھی جگہ پر روزہ کی برکات کے حوالے سے گفتگو نہیں کی گئی۔ یہاں اگر احادیث کی روشنی میں رمضان کے روزوں کے چند فضائل و برکات کا تذکرہ ہو جاتا تو بہت ہی مناسب ہوتا۔

نکاح کا فلسفہ اور محرمات کا بیان

مؤلف کتاب نے پارہ نمبر چار کے بالکل آخر میں محرمات کی توضیح کرتے ہوئے یہ عنوان لگایا ہے: "نکاح کا فلسفہ اور محرمات کا بیان۔[23]" عنوان تو بہت ہی اعلا ہے لیکن جس قدر عنوان عمدہ تھا اس کے تحت گفتگو اس انداز کی نہیں ہو سکی۔ مؤلف نے نہ تو نکاح کے فلسفہ پر گفتگو کی ہے نہ اجمالا نہ تفصیلا اور نہ ہی محرمات کے حوالے سے کوئی علمی مواد فراہم کیا ہے؛ محض آیت قرآنی کا ترجمہ کر کے اگلے مضمون کو بیان کر دیا ہے۔ مؤلف کو چاہیے تھا کہ فلسفہ نکاح کا جب عنوان قائم کیا تھا تو اس کے تحت اس سے متعلق ضرور گفتگو کرتے اگرچہ انتہائی مختصر ہی کر لیتے، کہ شریعت اسلامی میں نکاح کیوں ضروری ہے؟ اس کے مقاصد کیا ہیں؟ معاشرے میں امن و امان پیدا کرنے میں نکاح کس حد تک کردار ادا کر سکتا ہے؟ نکاح تقوی کا ضامن ہے؟ زوجین کی آپس میں ایک دوسرے پر کیا کیا ذمہ داریاں ہیں؟ نبی کریم ﷺ کا اسوہ سے اس حوالے سے کیا راہنمائی ملتی ہے؟ پھر اسی ضمن میں زنا کے نقصانات کا بھی تذکرہ کر دیا جاتا، کہ معاشرے میں بروقت نکاح نہ ہونے سے نوجوان نسل کس قدر بے راہ روی کا شکار ہوتی ہے؟ قرآن کریم نے معاشرے میں امن و سکون اور آپس میں محبت مودت کے لیے نکاح جیسی ذمہ داری معاشرے کے لوگوں پر عائد فرمائی ہے۔ نکاح ہر نبی نے کیا ہے اس سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کس قدر انسان کے تقوی میں مدد و معاون ہو سکتا ہے۔ اسی طرح محرمات کے تذکرے میں بھی چند فقہی اصول ذکر کر دیے جاتے تو بات اور زیادہ کھل جاتی، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مولف کتاب کے پیش نظر بہت زیادہ اختصار ہے، مقالہ نگار کی رائے کے مطابق مضامین قرآن کو ایک سادے اور عام فہم اسلوب سے ذکر واقعاتی انداز میں ذکر کرنا چاہیے تھا لیکن مولف جب کبھی بھی کسی واقعہ کی طرف راہنمائی فرماتے ہیں تو ان کے طرز اسلوب میں ترجمہ کا رنگ غالب نظر آتا ہے، جسے ایک عام قاری بھی محسوس کرتا ہے۔

محکم اور متشابہات

سورۃ آل عمران کے ضمن میں مؤلف کتاب نے ایک جلی عنوان قائم کیا ہے: محکمات و متشابہات کے ضمن میں اہل ایمان کی روش[24] اس

22۔ مولانا عبد الرؤف ملک، خلاصہ مضامین قرآن، ص: ۴۷۔

Moulana Abdul Rauf Malik, *Khulāsah Mazāmīn Qur'ān*, p.47

23۔ ایضاً، ص: ۸۳۔

ibid, p.83

24۔ ایضاً، ص: ۶۴۔

ibid, p.64

عنوان کے تحت اپنے سابقہ اسلوب سے ہٹ کر محکم اور متشابہ کی وضاحت کی ہے، جس سے محکم اور متشابہ صحیح مفہوم واضح ہو گیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"کلام اللہ دو قسم کے احکام پر مشتمل ہے: (الف) صاف صاف اور کھلے احکام۔ (ب) وہ حقائق جن تک انسانی عقل کی رسائی ناممکن ہے۔ اہل ایمان کھلے اور صاف احکام پر عمل کرتے ہیں، اور جو حقیقتیں ن کی عقل میں نہیں آتیں ان کو اسی طرح مانتے ہیں، جیسے قرآن مجید میں ان کا ذکر ہوا ہے۔"[25]

آیات مباہلہ

مؤلف کتاب نے سورۃ آل عمران میں آیات مباہلہ کے ضمن میں مباہلہ کی اس طرح وضاحت نہیں کی جس قدر یہ مقام اس کی توضیح کا تھا، کیونکہ ایک عام قاری نہیں جانتا کہ مباہلہ کیا ہوتا ہے؟ پھر یہ مباہلہ کن کے ساتھ ہوا تھا؟ اور مباہلے کی دعوت کس نے دی تھی؟ کیا مباہلہ حقیقت میں ہوا بھی تھا یا صرف دعوت مباہلہ کے بعد فریق مخالف اس سے پھر گیا تھا؟ مولف کتاب نے ان تمام سوالات میں سے کسی ایک کا بھی جواب بھی نہیں دیا۔ مناسب تھا کہ مباہلہ کے اس واقعہ کو مفصل ذکر کر دیا جاتا جیسا کہ اس مقام پر مفسرین نے اس واقعہ کو بالتفصیل ذکر کیا ہے، اسی واقعہ کے تذکرہ سے مذکور الصدر تمام سوالات کے جواب بھی قاری کو مل جاتے؛ لیکن مؤلف کتاب نے یہاں مباہلہ کے حوالے سے بالکل کچھ بھی ذکر نہیں کیا، جس سے قاری یقیناً تذبذب میں چلا جاتا ہے۔ اس مقام پر مباہلہ کے حوالے سے مؤلف کتاب نے کیا لکھا ہے اسے ملاحظہ فرمائیں:

"پھر جو شخص آپ سے جھگڑا کرے، اس سے کہہ دیں کہ میرے پاس مسیح علیہ السلام کے انسان ہونے کے لیے علم و یقین موجود ہے اگر تم بھی ان کے خدائی کے لیے ویسا ہی علم و یقین رکھتے ہو تو آو، یوں فیصلہ کر لیں کہ ہم دونوں فریق میدان میں نکلیں اور اپنے اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلالیں، اور خود بھی شریک ہوں، پھر عجز و نیاز کے ساتھ خدا کے حضور التجا کریں، ہم دونوں میں سے جس کا دعوی جھوٹا ہو، تو جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔"[26]

تقسیم ترکہ اور میراث کے احکام

مؤلف کتاب نے سورۃ النساء کے ضمن میں ترکہ کی تقسیم اور میراث کے احکام کا عنوان قائم کیا ہے اور یہاں پر اپنے سابقہ اسلوب سے ہٹ کر تقسیم میراث کا طریقہ کار بھی بتایا ہے، جو کہ قاری کے لیے باعث سہولت ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"مرنے والے کا ترکہ اس طرح تقسیم ہو گا کہ پہلے اس کے مال سے کفن دفن کا انتظام کیا جائے گا، پھر اس کے قرضے ادا کیے جائیں گے، پھر اگر اس نے کوئی وصیت کی ہو گی تو وہ کل مال کے تہائی سے پوری کی جائے گی، اس کے بعد وراثت ان اصولوں کے تحت تقسیم ہو گی: مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہو ہے، اگر میت کی وارث دو سے زائد لڑکیاں ہوں، تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے گا، اگر ایک لڑکی وارث ہو تو آدھی جائیداد اس کی ہے، ماں باپ کو چھٹا حصہ ملے

---

[25] ۔ مولانا عبدالرؤف ملک، خلاصہ مضامین قرآن، ص: ۷۴۔

Moulana Abdul Rauf Malik, *Khulāsah Mazāmīn Qur'ān*, p.47

[26]۔ ایضاً، ص: ۶۸۔

ibid, p.68

گا،بیوی مر جائے اور اس کی اولاد ہو تو خاوند کو چوتھا ملے گا اور اگر خاوند مر جائے اور اس کی اولاد ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملے گا،اگر خاوند کی اولاد نہ ہو تو بیوی کو چوتھا اور اگر بیوی کی اولاد نہ ہو تو خاوند کو آدھا مال مل جائے گا۔"[27]

تعدد ازدواج کی شرائط اور دوسرے احکام

مؤلف کتاب نے "تعدد ازدواج کی شرائط اور دوسرے احکام" کا عنوان قائم کیا ہے اور اس کے ضمن میں بہت ساری باتیں درج کیں ہیں اور اپنے عنوان کی مطابقت میں تعدد ازدواج کی چند ایک شرائط بھی درج کر دی ہیں، جو کہ بہت احسن ہے، چنانچہ تعدد ازدواج کی شرائط درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی صورت میں اولین شرط عدل کی ہے ،اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی باتیں تمہارے اختیار میں ہیں ان میں ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کرو، اور کسی ایک کی طرف بالکل نہ جھک جاؤ، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت تاکیدی حکم ہے، اس سے ہر حال میں ڈرتے رہو۔[28]

سورۃ کے اول اور آخر کے مضامین کی مطابقت

بعض اوقات کسی سورۃ کے آخر پر اس کے اول اور آخر کے مضامین کی مطابقت بھی بیان کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، ان کا یہ اسلوب پوری کتاب میں سب سے خوب صورت اور قابل تحسین ہے چنانچہ سورۃ النساء کے آخر میں مسائل میراث کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"اس سورۃ کا آغاز خاندانی مسائل اور ترکہ ومیراث کی تقسیم سے ہوا تھا۔ اب آخری آیت میں بھی تقسیم میراث کے چند باقی مسائل مذکور ہیں۔ مثلاً کوئی شخص فوت ہو جائے، نہ اس کی اولاد ہو، نہ والدین باقی ہوں، ہاں اس کی حقیقی بہن ہو تو اس کو آدھا ترکہ ملے گا اور اگر مرنے والی بہن ہو تو بھائی کو سارا مال ملے گا۔"[29]

جنت، دوزخ، اعراف

مؤلف کتاب نے سورۃ الاعراف کے مضامین کے ضمن میں "جنت، دوزخ، اعراف"[30] کے عنوان لگایا ہے لیکن اس میں اعراف کی وضاحت نہیں کی، کیا ہی مناسب ہوتا کہ اس عنوان کے تحت اعراف یا اہل اعراف کی بھی وضاحت کر دی جاتی، تو قاری کی معلومات میں بھی اضافہ ہو جاتا۔

مسجد ضرار اور مسجد تقوی

اسی طرح مؤلف کتاب نے سورۃ التوبہ کے ذیل میں "مسجد ضرار اور مسجد تقوی"[31] کا عنوان لگایا ہے لیکن اس کے تحت نہ تو مسجد ضرار کی وضاحت کی ہے کہ یہ مسجد کس نے بنائی تھی اور اس مسجد کو "ضرار" کا نام کیوں دیا گیا۔ اسی طرح مسجد تقوی سے کیا مراد ہے اور اس مسجد

27۔ مولانا عبدالرؤف ملک، خلاصہ مضامین قرآن، ص: ۸۱۔

Moulana Abdul Rauf Malik, *Khulāsah Mazāmīn Qur'ān*, p.81

28۔ ایضا، ص: ۹۱۔ ibid, p.91

29۔ ایضاً، ص: ۹۵۔ ibid, p.95

30۔ ایضاً، ص: ۱۲۱۔ ibid, p.121

31۔ ایضاً، ص: ۱۴۸۔ ibid, p.148

والوں کی جس بات پر تعریف کی گئی ہے اس کی بھی وضاحت کرنا مناسب تھا۔ لیکن ان کی مکمل طور پر کسی قسم کی توضیح نہیں کی گئی جس سے بہت سارا ابہام رہ گیا ہے۔

خلاصہ بحث

موضوعی تفسیر قرآن کریم کی تفسیر کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک نیا تفسیری اسلوب ہے، جو اپنے اندر بہت سارے فوائد رکھتا ہے، جن میں سب سے اہم ترین فائدہ سماج میں بسنے والے عوام الناس کے لیے قرآن کا فہم ہے، کہ اس اسلوب کے ذریعے قرآن کریم کو سمجھنا اور زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ اس اسلوب کی اہمیت کے پیش نظر ابتدائے زمانہ سے ہی مفسرین نے اپنے اپنے اسلوب میں بہت سارا ذخیرہ جمع کر دیا تھا؛ لیکن موجود دور میں اس موضوع پر الگ الگ کتابیں لکھی گئی ہیں۔ بلاشبہ اس میدان میں معاصر عرب محققین کی کاوشیں قابل داد ہیں۔ اس میدان میں پاکستان کے بہت سارے علماء نے بھی اپنی عظمت کا لوہا منوایا ہے، کہیں مختصر اور کہیں طویل کتابیں لکھ کر قرآن فہمی کے لیے اپنی صلاحیتوں کا اظہار فرمایا ہے۔ انہیں کتابوں میں سے "مضامین قرآن" بھی ایک مختصر مگر جامع کتاب ہے، جس میں مختلف موضوعاتِ قرآنی کو بڑی عمدگی سے، آسان اور سہل الفاظ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، اگرچہ کتاب ہذا میں مضامین قرآن کو بڑی محنت اور عرق ریزی سے پیش کیا گیا ہے تاہم بہت سارے مقامات پر اپنا اسلوب برقرار نہیں رکھ پائے؛ جس کی وجہ سے بہت تشنگی محسوس کی گئی ہے۔ بہت سارے مقامات جس تفصیل و تشریح کے متقاضی تھے وہاں اس کی طرح کی توضیح نہیں کی گئی؛ جیسا کہ مقالہ ہذا میں کچھ مقامات کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔